Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ ۱۷ صفر ۱۴۱۴ھ، ۷ ظہور ۱۳۷۲ ہش، ۷ اگست ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۷۵

خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ

خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ پروری سے پرہیز کرو اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۲۸ ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز حضرت امام جماعت احمدیہ کا اختتامی خطاب

انسانیت کی بہبود کی خاطر اپنی تمام صلاحیتیں جھونک دیں

ہمارا دل ایسا بنایا گیا ہے کہ ہم دوسروں کا غم بانٹیں اور ان کے زخموں پر پھاہے رکھیں

حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع کے خطاب کا خلاصہ جو یکم اگست ۱۹۹۳ء کو اسلام آباد برطانیہ سے تین مواصلاتی سیاروں کے ذریعے آٹھ زبانوں میں براہِ راست ترجمہ کے ساتھ دنیا بھر میں لائیو LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ربوہ: یکم اگست۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت احمدیہ کو نصیحت فرمائی ہے کہ اپنی زندگیوں کو سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھال لیں تو تمام آسمان سے آپ پر رحمتیں نازل ہونگی اور تمام کامیابیوں کا یہی نسخہ ہے۔ یہ فرضی یا خیالی قصہ نہیں ہے۔ یہ کئی بار کا آزمایا ہوا نسخہ ہے۔ انسانوں کی خوبیوں پر نظر رکھو۔ ان کی برائیوں کی طرف نہ جاؤ اور رحمۃ للعالمین کے سائے تلے پناہ لے آؤ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات انسانیت کے سال کے ضمن میں ۲۸ ویں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا اختتامی خطاب ارشاد کرتے ہوئے فرمائے۔ یہ خطاب تین مواصلاتی رابطوں کے ذریعے ۸ زبانوں میں براہِ راست ترجمہ کے ساتھ دنیا بھر میں LIVE ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ اختتامی خطاب قریباً اڑھائی گھنٹے جاری رہا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب کے آغاز میں فرمایا امسال یکم جنوری (۱۹۹۳ء) کے خطبے میں مَیں نے جماعت احمدیہ عالمگیر کو یہ تحریک کی تھی اس سال کو انسانیت کا سال بنائیں اور سب دنیا کی دکھی انسانیت کی بہبود کی خاطر اپنی تمام صلاحیتیں جھونک دیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ دور فتنوں کا دَور ہے۔ انسانی قدروں کو جس طرح آج کے دَور میں پامال کیا جا رہا ہے اور دن بدن جس طرح انسانوں پر ظلم بڑھ رہا ہے اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ ہم کمزور بے بس اور بے اختیار ہیں ہم تو اپنے اوپر ہونے والے ظلموں کا بھی جواب نہیں دے سکتے۔ لیکن ہمارا دل ایسا بنایا گیا ہے کہ ہم اپنے غم بھلا کر دوسروں کے غم بانٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہم عالم انسانیت کے دکھوں پر پھاہا رکھنے کی کوشش میں انسانیت کا سال منا رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس منصوبے کے تحت مَیں نے کہا تھا کہ انسانی قدروں کو بحال کرانے کی جدوجہد کریں۔ مذاہب نفرت پھیلانے کی رَو کو نہ صرف روکیں بلکہ پلٹ دیں۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا یہ تقاضا ہے کہ اس کی طرف سے آنے والا ہر مذہب بھائی چارے کی تعلیم دے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کے لئے مَیں نے کہا تھا کہ دنیا بھر کے سربراہان حکومت کو دانشوروں کو صحافیوں کو خطوط لکھیں۔ انسانیت کے موضوع پر جلسے کریں۔ ایسے لوگ جو انسانی وحدت کے موضوع پر نیک تعاون کرنے کو تیار ہوتے ہیں ان کو اپنے جلسوں پر بلائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہمیں عالم انسانیت کی سوچوں کو بدلنا پڑے گا۔ یہ کام ایک دو جلسوں سے نہیں ہوگا۔ یہ ایک منظم اور عالمگیر منصوبے کے تحت ہوگا۔ دنیا سے تاریخی نفرتیں دُور کرنے کی کوشش کریں۔ آج بوسنیا میں مظالم کی انتہا ہو رہی ہے۔ اور کوئی ہاتھ نہیں جو ظالم کا ہاتھ روک سکے۔ ظلم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی باہر کی آنکھ ایسی نہیں جو آنسو بہائے۔ احمدی ان کے لئے دعا کریں خدا تعالیٰ مظلوموں کی تقدیر بدلے۔ اس ظلم کے پیچھے پرانی تاریخ ہے۔ مسلمانوں اور عیسائی حکومتوں دونوں نے اپنے غلبے کے وقت مظالم کئے اور قومیں نسلاً بعد نسلٍ ان حقیقی یا فرضی مظالم کو یاد کر کے ظلم و ستم کے دَور جاری رکھتی ہیں۔ اسی طرح یورپ امریکہ افریقہ ایشیا میں تاریخی نفرتیں بظاہر امن کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ اس لئے قبل اس سے کہ یہ نفرتیں شعلے بن جائیں ان بیماریوں تک پہنچیں قوموں کو جھنجھوڑ کر بیدار کریں۔ بیسیوں ایسی آگیں ہیں جو تاریخ کے ابواب میں دفن ہیں۔ لیکن ہیں زندہ۔ ایک ہی پانی ہے جو اس آگ کو ٹھنڈا کر سکتا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمی رحمت کا پیغام ہے جو دنیا کو امن عطا کر سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس ضمن میں احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ دینِ حق کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کی روشنی میں سب ملکوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں کہ ایسا ضابطۂ اخلاق بنایا جائے کہ ان نفرتوں کو باہر نکلنے کی اجازت نہ ہو۔ اس ضمن میں میثاقِ مدینہ دنیا بھر کے لئے امن و سلامتی کی بنیادی دستاویز

باقی صفحہ ۲ پر

تقریب نکاح

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ابن حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی ہو۔ کے دو صاحبزادوں کا نکاح سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اگست ۱۹۹۳ء کو بعد عشاء اسلام آباد (ٹلفورڈ) برطانیہ میں پڑھا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مکرم مرزا توفیق احمد صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ امۃ المعطی خرم صاحبہ بنت مکرم شاہد احمد خان صاحب و صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ ۶۰ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

مکرم مرزا توصیف احمد محمود صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ امۃ الاکبر ماریہ صاحبہ بنت مکرم شاہد احمد خان صاحب و صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ ۶۰ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

دونوں بچیوں کے وکیل کے فرائض ان کے ماموں مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب ابن حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔

"خدا انسان کی نیتوں اور اندرونی رازوں کو جانتا ہے"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یہ شمارہ خطبہ نمبر کے خریداروں کے لئے بھی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۷۔ ظہور ۱۳۷۲ ہش ۷۔ اگست ۱۹۹۳ء

محترم مولانا محمد شریف صاحب۔ علم اور خدمت کا مجموعہ

محترم مولانا محمد شریف صاحب بھی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ یعنی ایک اور خدا دار و خدا پرست اور زندگی کا ہر لمحہ خدا کے دین کی خاطر وقف رکھنے والا انسان چل بسا ہے۔ غم اور افسوس اپنی جگہ پر۔ یہ بات ہمیں ایک اہم فرض کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم نے اس خلا کو پُر کرنا ہے۔ یہ درست ہے کہ جماعت کے پاس اللہ کے فضل سے ایسے بہت سے بزرگ ہیں لیکن یہ بات کافی اور تسلی بخش نہیں کہ اور بہت سے موجود ہیں۔ ایک کی بھی کمی کیوں محسوس ہو۔ اسکی جگہ پُر کیوں نہ کی جائے۔ اور اس طرح کی جگہیں پُر کرنے کے لئے جانے والے کی زندگی کے گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ کسی کے جانے پر جو دعائیں کی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک ہمیشہ یہ ہوتی ہے اور یہ دعا ہم بالالتزام کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جانے والے کی نیکیوں کو دنیا میں جاری و ساری رکھنے کی توفیق دے۔ نہ صرف اسکی نیکیاں بلکہ اسکی دیگر خوبیاں بھی۔ اگر وہ عالم تھا تو ہم عالم پیدا کریں۔ اگر وہ محنت اور لگن سے کام کرنے والا تھا تو ہم محنت اور لگن سے کام کرنیوالے پیدا کریں۔ اگر وہ سلسلہ کی محبت میں یکتا تھا تو ہم سلسلہ کی محبت کو مزید بڑھائیں۔

غرضیکہ یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جانے والے کی نیکیوں۔ خوبیوں۔ کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ ہم پر ایک اہم ذمہ داری ڈالتی ہے۔

محترم مولانا محمد شریف صاحب نے بچپن ہی سے اپنے آپ کو اس سانچے میں ڈھالنا شروع کیا جو خدمت دین کا سانچا ہے۔ ابھی زیرِ تعلیم ہی تھے کہ مرکز سلسلہ انہیں جماعت کی علمی و دینی ضروریات پوری کرنے کے لئے ملک بھر میں اِدھر اُدھر بھیجتا رہا۔ تعلیم سے فارغ ہوئے تو کچھ عرصہ ملک کے بعض شہروں میں تقرری ہوئی اور اس کے بعد آپ کو بلادِ عربیہ میں دعوت الی اللہ کے لئے بھیجا گیا۔ جہاں آپ نے سلسلہ کیلئے نہائت مفید اور کار آمد لٹریچر عربی زبان میں تیار کیا۔ آپ کی عربی زبان آسان اور شستہ تھی۔ آپ کی تحریر کا انداز بلا واسطہ بات کرنے کا تھا۔ پھر آپ مرکز میں واپس آئے تو یہاں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ایک دفعہ پھر بیرون ملک گیمبیا بھیجا گیا۔ اور وہاں ایک دفعہ پھر بھیجا گیا۔ واپسی پر جامعہ احمدیہ میں بھی خدمات سر انجام دیں۔ گویا کہ آپ علم اور خدمت کا مجموعہ تھے۔ اے خدا تُو ہمیں بہت سے علم اور خدمت کے مجموعے عطا کر۔

"موت کا ایک دن معیّن ہے"

اور وہ دن ہے ایک راز کی بات
چھُپ کے بیٹھی ہے موت پردوں میں
جانے کیسے لگا رہی ہے گھات

ابوالاقبال

بقیہ صفحہ ۱

بن سکتا ہے۔ جس کے ذریعے ہر مذہب کے سربراہ کی عزت کی حفاظت کی گئی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیرۃ نبی پاک صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اور کلام الٰہی کے ارشادات کی روشنی میں انسانیت کی بہبود کی خوبصورت تعلیم واضح فرمائی۔

کلامِ الٰہی کی تعلیم ایک عالمی تعلیم ہے۔ سب سے پہلے کلام الٰہی نے تمام بانیانِ مذاہب کی عزت قائم کی ہے۔ دین حق جن کو جھوٹا قرار دیتا ہے ان کو بھی بُرا کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ جھوٹے بتوں کو بھی بُرا کہنے نہیں دیتا۔ بین الاقوامی اخوت کا ماحول پیدا کرنے کے لئے یہ تعلیم بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تعلیم پر عمل کر کے دکھایا اور اپنا ذاتی نمونہ پیش فرمایا۔ دوسرے مذاہب کے بانیان کا اس قدر احترام فرمایا کہ ایک بار فرمایا موسیٰ کو مجھ پر فضیلت نہ دو ایک اور موقعہ پر فرمایا یونس پر مجھے فضیلت نہ دو۔ مراد یہ نہیں تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان انبیاء سے افضل نہیں ہیں مراد صرف یہ تھی کہ ایسے رنگ میں بات نہ کیا کرو جس سے دوسروں کی دل شکنی ہوتی ہو۔ یہ دوسروں کی دلداری اور محبت اور اپنی انکساری اور عاجزی کا مضمون ہے۔ یہ آپؐ کی شرافت تہذیب اور نیکی کی مظہر تعلیم ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دیگر امتوں سے اچھے تعلقات کی تعلیم دی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سیرۃ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی خوبصورت واقعات بیان فرمائے۔ فتح مکّہ کے بعد طائف سے بنو ثقیف کا وفد آیا۔ اسی طائف کا وفد جس کے لوگوں نے آپؐ کو اسلام کا پیغام پہنچانے پر پتھر مار مار کر لہو لہان کر دیا تھا جب یہ وفد آیا تو آپؐ نے ان کے اعزاز کے لئے مسجد نبوی میں خیمے نصب کرائے تو کسی صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ! قرآن میں آیا ہے کہ مشرک نجس ہوتے ہیں۔ پھر آپ نے ان کو مسجد نبوی میں کیوں ٹھہرا دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد ہے کہ ان کے دل نجس ہیں جہاں خدا کے مقابل پر بت رکھے ہوئے ہیں۔ ورنہ سب انسان پاک ہیں۔

حضرت امام جماعت نے فرمایا کہ میں نے بودھوں کے مندروں ہندوؤں کے مندروں اور عیسائیوں کے پادریوں کے پاس آدمی بھجوائے کہ وہ اپنے مذاہب کے بزرگوں کے دوسرے مذاہب کے بانیان اور پیروکاروں کے ساتھ حسن سلوک کے واقعات بتائیں۔ مگر ہمیں یہی جواب ملا کہ ایسے واقعات ہماری کتب میں محفوظ نہیں ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایسے واقعات ضرور ہونگے مگر آج لوگوں کو ان کا علم نہیں ہے۔

حضرت امام جماعت جماعت احمدیہ نے فرمایا آج کے دور میں رنگ و نسل کی برتری کا تصوّر جس بھیانک طریق سے دوبارہ سر اٹھا رہا ہے اگر اسے روکا نہ گیا تو دنیا میں بدترین خونریزی کا خطرہ ہے۔ بدیوں کے سازگار ہونے کے موسم نزدیک سے نزدیک تر آتے جا رہے ہیں۔

کلام الٰہی نے اس بارے میں جو ارشادات فرمائے ہیں۔ ان کا حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے ذکر فرمایا حضور نے بتایا کہ کلام الٰہی بتاتا ہے کہ کوئی قوم دوسری قوم سے تمسخر نہ کرے۔ ورنہ اسکی سزا یہ ہو سکتی ہے کہ خدا اس قوم کی کمزوریاں دور کر دے اور تم سے ان کو بہتر بنا دے یہ بھی مطلب ہے کہ وہ خدا کی نظر میں پہلے ہی زیادہ قابل اور متقی ہوں اور تمہاری نظر ہی غلط ہو پھر فرمایا گیا ہے کہ ایک دوسرے پر طعن نہ کیا کرو۔ ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد نہ کیا کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک قوم جب دوسری قوم پر طعن کرتی ہے تو ایک دن وہ اس قوم پر ظلم کرنے میں بھی دلیر ہو جاتی ہے۔ کلامِ الٰہی نے بتایا ہے کہ سب انسان تو مرد عورت ہی سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے سب برابر ہیں کوئی انسان کسی اور طریق سے تو پیدا نہیں ہوا لہٰذا قبائل وغیرہ پر تکبّر نہ کرو یہ تو محض تعارف حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ عزت کی علامات نہیں ہیں۔ عزت تو صرف تقویٰ کو حاصل ہے اور یہاں بھی یہ متنبہ فرما دیا کہ تقویٰ کا صحیح علم تو خدا ہی کو ہے اس لئے کوئی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

اموال کی یہ وہ بیماریاں ہیں جو اکٹھی چلنے والی ہیں۔ چنانچہ میں نے دیکھا ہے کہ جہاں بددیانتیاں عام ہوں وہاں قمار بازی کا رجحان بھی بڑھ جاتا ہے اور جوئے کے اڈے بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ ساری بیماریاں جو اموال سے تعلق رکھتی ہیں یہ ہاتھ میں ہاتھ دے کر اکٹھی چلتی ہیں۔ چنانچہ جہاں تک میرا جائزہ ہے قادیان میں بھی، ربوہ میں بھی اور پاکستان کے اور شہروں میں بھی وقتاً فوقتاً قمار بازی کے رجحان پیدا ہوتے ہیں۔ اور جماعت نے ان کے خلاف جدوجہد کی ہے۔ جب ہم نظر بند کر لیتے ہیں یا جماعتی انتظام ان باتوں کو نظر انداز کرنا شروع کر دیتا ہے۔ تو یہ پھر پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ربوہ میں وہ لوگ میرے علم میں ہیں جو ایسے رجحان پیدا کرتے ہیں اور جن کے گھر ایسے اڈے بنتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ جی ہم تو وقت گذارنے کے لئے تاش کھیل رہے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ وہ تاش نہیں کھیل رہے ہوتے۔ تاش کے ساتھ پیسے لگے ہوتے ہیں اور دُور دُور سے کہیں سرگودھا سے، کسی چک سے، کسی اور مقام سے ان کے خاص لوگ جوان اڈوں پہ آنے کے عادی ہیں۔ وہاں پہنچتے ہیں۔ اگر جب نظام ان سے پوچھتا ہے تو کہتے ہیں۔ جی یہ تو ہم نے مشغلہ لگایا ہوا ہے۔ اور کیا کریں یہ جھوٹ ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ قمار بازی پھر آگے پھیلتی ہے۔ پھر نوجوان نسلیں تباہ ہوتی ہیں۔ اور قمار بازی کے ساتھ چوری کا پیدا ہونا بھی ایک لازمی بات ہے۔ دوسرے کو دھوکا دینا بھی اس کے نتیجہ میں از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ قمار بازی اور دوسرے کے مال کی حرمت کا اٹھ جانا ان دونوں بدیوں کا ہمیشہ سے چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ برے افعال ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہوئے ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔ پس ایسے اڈے اور جگہ بھی ہوں گے۔ یہ بنتے بھی ہیں اور لوٹ بھی جاتے ہیں لیکن جب یہ اڈے بنے ہوئے ہوں اور عام دستور کے رنگ میں بن رہے ہوں اور نظام جماعت یا معاشرہ ان کے خلاف ردِّ عمل نہ دکھائے تو پھر یہ خطرناک اور مہلک ہو جاتے ہیں۔ ورنہ کسی نہ کسی رنگ میں کہیں تھوڑے اور کہیں زیادہ یہ معاشرے میں چلنے والی چیزیں ہیں۔ یہ کہنا کہ معاشرہ ان سے کلیتاً پاک ہو چکا ہے۔ یہ جھوٹ ہے جو معاشرہ (   ) کے زمانے میں بعض بیماریوں سے کلیتاً پاک نہیں ہوا۔ وہ معاشرہ دنیا میں کبھی کسی زمانے میں بھی ان بیماریوں سے کلیتاً پاک نہیں ہو سکتا۔ اس بنیادی اصول کو پیش نظر رکھیں۔ اس اصول کو پیش نظر رکھ کر دو قسم کے ردِّ عمل پیدا ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ جی یہ ہوتا آیا ہے۔ یہ چیزیں چلتی ہیں۔ اس لئے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہونے دو۔ یہ ردِّ عمل ہے جو ہلاکت کا ردِّ عمل ہے۔ میں اس غرض سے آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ غافل نہ ہوں اگر یہ چیزیں آپ کو ظاہری نظر سے دکھائی نہ بھی دے رہی ہوں تو یہ نہ سمجھیں کہ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے نگرانی کی نظر کو سونے نہ دیں۔ جو ادارے نگرانی پر مقرر ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ ان باتوں پر نگاہ رکھیں۔ ان بیماریوں نے کسی نہ کسی شکل میں ہر معاشرے میں موجود رہنا ہے یا کم ہوں گی یا زیادہ ہوں گی۔

یہی حال دنیا کی بیماریوں کا ہے جو انسانی اجسام سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ تو روحانی بیماریاں ہیں۔ اجسام کی بیماریاں بھی اسی طرح ہوتی ہیں۔ ہر انسان میں کچھ نہ کچھ بیماریوں کے کیڑے ہر وقت موجود ہیں۔ اگر جسم صالح ہے اور یہ جانتا ہے کہ یہ بیماریاں موجود ہیں تو وہ ان کے خلاف نگران رہتا ہے۔ جہاں جسم میں فساد پیدا ہوا اور جہاں یہ بیماریاں جسم کی نظر سے اوجھل ہو جائیں وہاں یہ بیماریاں قبضہ کر جاتی ہیں۔ تبھی جو جسم کی نظر کہہ رہا ہوں تو یہ کوئی ایک فرضی بات نہیں ہے واقعتاً اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کو ایک نظر عطا کی ہوئی ہے جو ہر قسم کی بیماریوں کا تتبع کرتی ہے اور ہر وقت نگران رہتی ہے۔ ہر وقت سرچ لائٹ کی طرح دیکھتی رہتی ہے کہ کہاں کون سی بیماری کس حد تک موجود ہے اور پھر اس کے دفاع کے لئے وہ جسم کے متعلقہ حصوں کو متنبہ کرتی رہتی ہے چنانچہ انسان کے خون کے اندر جو دفاعی نظام ہے اس کو امیون سسٹم کہتے ہیں۔ اس کا اگرچہ ہمارے شعور اور بیماری کے دفاع سے کوئی تعلق نہیں ہے اس کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ دماغ کو معلوم ہے یا نہیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ لیکن اندرونی طور پر خدا نے وہاں ایک نظر کا انتظام فرمایا ہے ایک نگرانی کا انتظام فرمایا ہے۔ جسم کے کچھ بظاہر بے شعور حصے یا خلیے ہر وقت خون کے ذروں کے ساتھ دورہ کرتے ہیں اور یہ دیکھتے رہتے ہیں کہ کہاں کون سی بیماری کس حد تک پائی جاتی ہے۔ بعض بیماریوں کے خلاف وہ اس طرح ردِّ عمل کرنے کا آرڈر دیتے ہیں۔ یعنی ان حصوں کو اطلاع دیتے ہیں جو اس بات پر نگران ہیں کہ یہ بیماری اس نوعیت کی ہے کہ اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے اور اس کے ارد گرد ایک خول چڑھا دیا جائے۔ تاکہ اس کا صحت مند جسم سے تعلق ٹوٹ جائے۔ چنانچہ جس کو ہم عام جماعتی اصطلاح میں مقاطعہ کہتے ہیں۔ وہ جسمانی اصطلاح میں CYST سسٹ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی بعض بیماریوں پر خول چڑھ جاتے ہیں اور ان خولوں کے اندر اسے بند کر دیا جاتا ہے تاکہ اس کا باقی جسم سے بائیکاٹ ہو جائے۔ اس کے بعد اس کو وہاں رہنے دیا جاتا ہے۔ پھر اس سے کوئی خطرہ نہیں۔ جسم کا ایک اور نظام یہ ہے کہ بعض بیماریوں کے متعلق وہ ذرے جو نگران ہیں۔ یہ پیغام بھیجتے ہیں کہ ان کی شکل ایسی ہے کہ یہ قید نہیں رہ سکتیں۔ انہوں نے ضرور فتور پھیلانا ہے اس لئے علاج یہ ہے کہ ان کو جسم سے باہر نکال کر پھینک دیا جائے۔ چنانچہ آپ جس کو اخراج از جماعت کہتے ہیں وہ جسمانی لحاظ سے یہ شکل رکھتا ہے۔ ہم کوئی بھی ایسا نظام نہیں رکھتے جس کی مثال خدا تعالیٰ کے نظام قدرت میں موجود نہ ہو۔ اب آپ کے جسم کو یعنی ہمارے جسم کو جب بھی کوئی چوٹ لگتی ہے یا کسی قسم کے جراثیم اس میں داخل ہو جاتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ وہاں پہلے سرخی آتی ہے پھر سرخی کے بعد ابھار سا اٹھتا ہے اور آپ سمجھتے ہیں کہ یہ پھوڑا بن رہا ہے اور پھر اگر جسم صحت مند ہو تو پھوڑے میں کچھ تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ پہلے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ کسک ہوتی ہے اس تکلیف کے بعد پھر اس کے ارد گرد سفیدی سی آنے لگتی ہے۔ جس کو ہم پیپ کہتے ہیں۔ پھر وہ پک جاتا ہے پھر وہ پیپ جسم سے باہر نکلتی ہے۔ اور آپ کو ایک سکون آجاتا ہے۔ بخار ختم ہو جاتا ہے یہ وہ نظام ہے جو جسم کی حفاظت کے لئے اندرونی طور پر کیا جا رہا ہے اور ہر زندہ وجود میں موجود ہے۔ تاہم کانشس دماغ سے یعنی باشعور سوچ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس پر نگران موجود ہیں۔ وہ کس نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ ہم نہیں جانتے لیکن سائنسدان اس بات کو جان چکے ہیں اور اس کی خوب پڑتال کر چکے ہیں کہ دیکھنے والے یعنی باخبر رہنے والے ایسے ذرے موجود ہیں جن کا نہ کوئی دماغ ہے نہ ان کے اندر کوئی نروس سسٹم ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے اندر کچھ ایسا پیغام چھپا ہوا موجود ہے جس کے ذریعے ان کو یہ طاقت ہے کہ وہ دیکھتے رہیں نگرانی کرتے رہیں اور پیغام بھیجتے رہیں۔ وہ ذرے بالکل صحیح پیغام بھیجتے ہیں۔

ہائیکنگ کی ایک مشکل مہم سے کامیاب واپسی

نوجوان طلباء پر مشتمل کلب پراؤڈ پاکستانی ایکسپلوررز کی ٹیم اپنے مشکل اور طویل اور دنیا بھر میں مشہور ترین ٹریک کنکارڈیا سے بفضل تعالیٰ واپس ربوہ پہنچ گئی ہے۔ یہ ٹریک وادی برالدو بالتورو گلیشیر کنکارڈیا اور کے ٹو بیس کیمپ پر مشتمل تھا۔

مقامی معززین اور مشہور گائیڈز کے مطابق کنکارڈیا پہ پہنچنے والا یہ پاکستانی طلباء کا پہلا گروپ ہے۔ اور ہر جگہ پر کلب کے ممبران کا بہت گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔

کلب کی طرف سے راستے میں دور دراز کے علاقوں کے پسماندہ اور انتہائی غریب لوگوں کے لئے بنیادی ادویات وافر مقدار میں تقسیم کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا۔

۱۰؍جون کو ٹیم کے واپس پہنچنے پر کلب کے نائب صدر انوار احمد خان صاحب نے ٹیم کے ممبران کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا۔ جہاں ممبران نے اپنے دورہ کے واقعات سنائے۔

مجلس صحت کے زیرِ اہتمام کیا جانے والا یہ دورہ بفضل تعالےٰ ہر لحاظ سے کامیاب اور بخیریت مکمل ہوا۔

ٹیم کے دو ممبران طارق احمد جان اور مقبول احمد ندیم حال ہی میں بی اے کے امتحانات سے فارغ ہوئے ہیں۔ اسی طرح زبیر احمد خان اور سجاد احمد علی بی کام کے طلباء ہیں۔

اخلاص خواہ بظاہر انسان کے اندازہ کے مطابق کامل ہی کیوں نہ ہو اور جوش بھی ایسا کہ دنیا واہ واہ کرنے لگے۔ اور ہمت بھی ایسی کہ انسان انسان کی نگاہ میں اولوالعزم بن جائے۔ تب بھی انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ثواب کا مستحق نہیں بنتا جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا پڑتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی مسائل: تعلیمی۔ معاشرتی۔ معاشی۔ اقتصادی وغیرہ کے بارے میں

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۲۵۔ جولائی ۱۹۹۳ء

Europe in for bout of ethnic cleansing?

When former United States President George Bush saw the Berlin Wall fall and chants of freedom ring across Europe, he hailed the victory of the free enterprise system and democracy. But as the tide of freedom swept Eastern Europe, neo-Nazism and racism also raised their ugly heads. Many have failed to see that the war in former Yugoslavia is not just a war of territorial gains, but a war based on Serbian hatred of Muslims and Croats. Ethnic cleansing camps of today are no different than the concentration camps of Hitler's era. But the West's response is certainly different. The Serbs are not alone is trying to "purify" their land of "others". In Germany, Turkish immigrants are under attack from neo-Nazis who claim a Germany for white Germans only.

In France, the conservative government won on a platform of immigration reforms targeted against North Africans and Arabs. The French parliament recently passed a law allowing police and security agencies to randomly search and interrogate immigrants. Under the new law, immigrants will also be asked to carry special identification cards much like the Star of David, which was compulsory for Jews in Nazi Germany.

In the United Kingdom, Winston Churchill's son suggested in a recent speech that all immigration from South Asia should be banned to "protect the British way of life." In the United States race riots are only a street block away in major cities such as Los Angeles. Last week the FBI arrested several neo-Nazis who were planning to bomb a prominent black church in Los Angeles and assassinate several prominent minority leaders. Arabs and Muslims are also now under the watchful eye of the Department of Justice after recent alleged plots to blow up the United Nations building and other prominent New York landmarks.

Western leaders have failed to resolve issues of racial hatred and discrimination in their own countries, and are certainly not going to resolve it in the former Yugoslavia. Indeed, the Serbian leaders know that, and have said they are doing the West a favour by preventing the creation of the "Islamic fundamentalist" state in the heart of Europe. As the assault on Sarajevo continues, as Bosnian Muslims are killed or forced to flee their homes, the West watches from the sidelines. They don't see racism at home and don't see it abroad either.

The News International, Sunday, July 25, 1993

نیوز انٹرنیشنل اپنے ۲۵ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں ایک اداریہ میں کہتا ہے۔

جب امریکہ کے سابق صدر جارج بش نے برلن دیوار کو گرتے دیکھا اور سارے یورپ میں آزادی کے گیت گائے جانے لگے تو انہوں نے اس آزاد منڈی اور جمہوریت کی فتح کو خوش آمدید کہا لیکن جب آزادی کے طوفان نے مشرقی یورپ کو اپنی لپیٹ میں لیا تو نیو نازی ازم اور نسل پرستی نے اپنا غلیظ سر اٹھانا شروع کر دیا۔ بہت سے لوگ اس بات کو دیکھ ہی نہیں سکے کہ سابق یوگوسلاویہ میں جو جنگ جاری ہے یہ صرف زمین کا کوئی علاقہ حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے یہ مسلمان اور کروٹس کے خلاف سربیا کے لوگوں کی نفرت کا اظہار ہے آج جو علاقائی صفائی کے کیمپ بنے ہوئے ہیں۔ یہ ہٹلر کے زمانے کے کنسنٹریشن کیمپوں سے کسی طرح بھی مختلف نہیں ہیں لیکن مغرب کا ردعمل اس سلسلے میں یقیناً مختلف ہے۔ صرف سرب ہی اپنی زمین کی صفائی میں مصروف نہیں ہیں۔ جرمنی میں ترک تارکین وطن پر بھی نیو نازی حملے کر رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ جرمنی سفید جرمن لوگوں کے لئے ہے۔

فرانس میں کنزرویٹو حکومت نے امیگریشن میں اصلاحات کا پراپیگنڈہ کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ شمالی افریقیوں اور عربوں کے خلاف پراپیگنڈہ تھا۔ فرنچ پارلیمنٹ نے حال ہی میں ایک قانون منظور کیا ہے۔ جس میں پولیس اور حفاظتی ایجنسیوں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ جب وہ چاہیں چھاپہ مار سکتے ہیں اور تارکین وطن سے پوچھ گچھ کر سکتے ہیں۔ اس نئے قانون کے ماتحت تارکین وطن سے یہ بھی کہا جائے گا کہ وہ اپنے پاس شناختی کارڈ رکھیں۔ بالکل ستارہ داؤد کی طرح جو نازی جرمنی میں یہودیوں کے لئے لازمی تھا وغیرہ۔ برطانیہ میں ونسٹن چرچل کے بیٹے نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں یہ تجویز کیا تھا کہ جنوبی ایشیاء سے تمام تارکین وطن کو یہاں آنے سے روک دیا جائے تاکہ برطانوی طرز زندگی کو محفوظ رکھا جا سکے۔ امریکہ میں نسلی فسادات اکثر و بیشتر ہوتے ہی رہتے ہیں۔ خاص طور پر بڑے شہروں میں جیسا کہ لاس اینجلس۔ گذشتہ ہفتہ ایف بی آئی نے کئی نیو نازی گرفتار کئے جو ایک معروف سیاہ فام لوگوں کے چرچ کو لاس اینجلس میں بم سے اڑانا چاہتے تھے۔ اور اقلیتوں کے کئی لیڈروں کو ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ عربوں اور مسلمانوں کو بھی۔ اب محکمہ انصاف اس امر کو زیر نظر رکھتا ہے۔ اور زیادہ تر اس وقت سے جب یونائیٹڈ نیشنز کی عمارت کو اڑانے کی مبینہ سکیم سامنے آئی تھی۔ اور اسی طرح نیویارک کی بعض دیگر اہم عمارتوں کو بھی اڑانے کی سکیم کا پتہ چلا تھا۔

مغربی دنیا کے لیڈر نسلی امتیاز اور نفرت کو اپنے ملکوں میں دور نہیں کر سکے۔ اور یقیناً وہ سابق یوگوسلاویہ میں بھی ایسا نہیں کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ سربیا کے لیڈر یہ بات جانتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ مغرب پر احسان کر رہے ہیں۔ ایک اسلامی بنیاد پرست علاقے کی تشکیل کو روکنے سے جو یورپ کے وسط میں قائم ہو سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں سارا جیوو پر حملے جاری ہیں جبکہ بوسنیا کے مسلمان یا مارے جا رہے ہیں یا مجبور ہو کر اپنے گھروں سے بھاگ رہے ہیں۔ مغرب ایک طرف ہو کر انہیں کن انکھیوں سے دیکھ رہا ہے۔ انہیں کوئی نسلی امتیاز نظر نہیں آتا۔ اور اسی لئے وہ اپنے ملکوں سے باہر بھی نہیں دیکھتے۔

خط و کتابت کرتے وقت چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۲۶۔ جولائی ۱۹۹۳ء

Corruption galore!

From S. Aamir

This is with reference to the letters "Corrupt examiners" by "A student of PIPS" and "Ever saw a poor leader" by Naeem A Ghafoor (June 30).

When the student overheard the examiners talking about receiving bribe why didn't he report it to anyone? But then the question is to whom? Naeem Ghafoor writes that the PCOs are still charging the pre-budget rate: two rupees per call. Who can we report all this to? Is there anyone to redress our grievances and take prompt action?

When tax on goods is increased in the budget retailers increase prices even though the goods they had purchased were at cheaper rate. If such a thing happens in any other country action is taken against the guilty. Why can't this happen here? We are so quick to copy fashion and the lifestyle why can't we copy good things?

Lahore

The News International, Monday, July 26; 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۶ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں ایس عامر (لاہور) لکھتے ہیں۔

میں جو کچھ کہنے لگا ہوں اس کا تعلق ان خطوں سے ہے جن کا عنوان "کرپٹ ممتحن" تھا اور جو ایک پی آئی پی ایس کے طالب علم نے تحریر کئے تھے اور "کیا کبھی آپ نے کوئی غریب لیڈر دیکھا ہے" جو نعیم اے غفور (۳۰ جون) نے تحریر کیا تھا۔

جب طالب علم نے ممتحن لوگوں کو رشوت لینے کی باتیں کرتے ہوئے سنا تو اس نے کسی کے پاس اس بات کی شکایت کیوں نہ کی لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ شکایت کرتا کس کے پاس۔ نعیم غفور نے لکھا ہے کہ پی سی او۔ اب بھی وہی رقم لے رہے ہیں یعنی دو روپے فی کال جو کہ بجٹ سے پہلے مقرر تھی۔ ہم یہ سب باتیں کس کے پاس لے کر جائیں۔ کیا کوئی ایسا شخص ہے جو ہماری شکایت کو دور کرے اور ان باتوں پر فوری طور پر مناسب ایکشن لے۔

جب بجٹ میں اشیاء پر ٹیکس بڑھایا جاتا ہے تو پرچون فروش بھی قیمتیں بڑھا دیتے ہیں حالانکہ انہوں نے وہ سامان کم قیمت پر خریدا ہوتا ہے۔ اگر ایسا کسی دوسرے ملک میں ہو تو یقیناً مجرم کے خلاف ایکشن لیا جائے ایسا یہاں کیوں نہیں ہو سکتا۔ ہم دوسرے ممالک کے فیشن اور طرز زندگی کو تو فوری طور پر اپناتے ہیں۔ ان کی اچھی باتوں کو کیوں نہیں اپناتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں — اکبر حمیدی

محترم بابو محمد یوسف صاحب آف مالوکے

۲۶ نومبر ۱۹۹۲ء صبح ۶ بجے میرے فون کی گھنٹی بجی۔ صبح کی کال عام طور پر اچھی خبر لے کر نہیں آتی۔ پھر ماموں جان بابو محمد یوسف صاحب گذشتہ دو تین ماہ سے سخت علیل چلے آرہے تھے۔ ان کی عمر بھی تقریباً پچاسی سال ہو گئی تھی۔ پھر بھی وہ خاصے صحتمند تھے گھر بار کے سب کام کرتے تھے یا پھر اپنی نگرانی میں کرواتے تھے۔ ویسے بھی عمر بھر وہ صحت مند بلکہ بہت اچھی صحت کے مالک رہے ہیں۔ بس اب گذشتہ ایک سال سے ان کی طبیعت خراب رہنے لگی تھی پھر وہ تندرست بھی ہو گئے اور میرے ہاں اسلام آباد آنے کے لئے تیار بیٹھے تھے مگر اچانک وہ پھر سے آرائش بستر ہو گئے۔ یوں صبح صبح ٹیلیفون کی گھنٹی میرے لئے بہت سے وسوسے پیدا کر رہی تھی۔

چند لمحے میں پریشان نظروں سے بجتے ہوئے ٹیلیفون کو دیکھتا رہا۔ پھر میں نے ہمت کر کے رلسیور اٹھا لیا۔ دوسری طرف میرے ہم زلف جو ریٹائرڈ فوجی افسر ہیں چودھری بشیر اللہ حفیظ بول رہے تھے۔ انہوں نے تمہید کے لئے صرف ایک جملہ کہا "حمیدی صاحب بُری خبر ہے" میں سمجھ تو گیا تھا مگر خبر انہوں نے سنا دی۔ بولے "آپ کے ماموں بابو محمد یوسف صاحب رضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ آپ سب شام تک تجہیز و تکفین کے لئے مرکز پہنچ جائیں" میں نے رلسیور رکھ دیا۔

بابو محمد یوسف صاحب میرے ماموں بھی تھے اور سسر بھی۔ دوست بھی اور والد بھی۔ ہم نے ایک زندگی ایک ساتھ انتہائی محبت، خلوص، گرمجوشی کے ساتھ بسر کی تھی۔ ایک شاندار رفاقت تھی جو اب ختم ہو گئی تھی۔ مجھے یہ عزت حاصل ہے کہ میں ان کے ذاتی اور انتہائی رازداری کے خاندانی معاملات و مسائل میں شامل رہا۔ وہ مجھے بہت چاہتے تھے۔ بہت بھروسہ کرتے تھے۔ جب بھی کوئی پیچیدہ اور مشکل معاملہ پیش آتا۔ فوراً مجھے بلوا لیتے مشورے کے لئے بھی اور بعض اوقات عملی طور پر شامل ہونے کے لئے بھی۔ مجھے وہ ہمہ وقت اپنی کال پر سمجھتے تھے اور انہیں مکمل اعتماد ہوتا تھا کہ محمد اکبر تمام خاندانی اور عزیز و اقارب کے معاملات میں ان کے ساتھ ہوگا۔ خدا کے فضل سے میں ہمیشہ ان کے ہمرکاب نہیں بلکہ زیر رکاب رہا ہوں۔ اسی طرح مجھے مکمل بھروسہ ہوتا تھا کہ میں جو کچھ بھی کہوں گا آپ مان لیں گے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ میرے پاس تشریف لائے ہوتے۔ واپسی کا پروگرام بناتے تو میں دو دن اور ٹھہرنے کی درخواست کرتا تو وہ فوراً مان لیتے۔ دو دن گذرتے تو پھر میں دو دن مزید ٹھہرنے کے لئے کہتا آپ پھر مان جاتے!!

آپ ۱۹۰۶ء میں مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب یعنی نانا جان کا نام بابو عبداللہ خاں صاحب تھا۔ آپ مالوکے بھگت کے سب سے بڑے زمیندار تھے۔ جاٹ زمیندار خاندان کے حوالے سے پورے علاقے میں نانا جان کی بھی اور آپ کی بھی دھوم تھی۔ نانا جان اپنے گاؤں میں پہلے احمدی تھے پھر ان کی بدولت وہاں جماعت قائم ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میرے دادا جان چودھری رکن دین بھی اپنے گاؤں فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کے پہلے احمدی تھے۔ اور پھر وہاں انہی کی بدولت جماعت اور بڑی جماعت قائم ہوئی۔ آپ کو گاؤں میں بابوجی اور گاؤں سے باہر چودھری محمد یوسف کہہ کر بلایا جاتا تھا۔ اصل میں نانا جان اپنے گاؤں کے پہلے پڑھے لکھے فرد تھے۔ اس لئے سب لوگوں نے انہیں پڑھا لکھا ہونے کے باعث بابوجی کہنا شروع کر دیا۔ پھر ماموں جان کو بھی بابوجی کہا جانے لگا اور پورے گھر کو بابوؤں کا گھر کہا جانے لگا۔ اپنی شرافت۔ نیکی پرہیزگاری کے باعث آپ کی نہ صرف اپنے گاؤں میں بلکہ پورے ضلع سیالکوٹ میں بڑی عزت تھی۔ بڑی تکریم تھی۔

آپ سلسلہ عالیہ سے انتہائی گہری قلبی اور روحانی وابستگی رکھتے تھے۔ میں نے انہیں کبھی غصے میں نہیں دیکھا سوائے دینی غیرت و حمیت دکھانے کے مواقع کے۔ آپ جماعت کے تیسرے سربراہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے ہم جماعت رہے ہیں۔ اس طرح جب بھی آپ حضور سے ملاقات کے لئے جاتے حضرت صاحب آپ کا ہاتھ پکڑے رکھتے اور بڑی بے تکلفی سے ہنسی مذاق کی باتیں کرتے۔ ایک دفعہ حضرت صاحب نے ہاکی یا شاید فٹ بال کے حوالے سے آپ کو خوش کرنے کے لئے مذاق سے کہا "بابو صاحب آپ مجھے ڈبیاں دیتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر حضور خود بھی بہت مسکرائے اور خوش ہوئے۔

آپ صاحب مطالعہ اور اہل علم انسان تھے۔ سلسلہ کی کتب کے تو گویا حافظ تھے۔ ان کتب کے علاوہ تاریخ۔ نفسیات سوانح اور ادب پر آپ کی نظر بہت گہری تھی۔ ان سے باتیں کرنے اور علمی بحث کرنے میں بہت لطف آتا۔ جب کبھی ان کے بیٹے محمد یحییٰ صاحب اور محمد عیسیٰ صاحب بھی گاؤں میں ہوتے اور میں بھی پہنچ جاتا تو گھر میں ہر کھانے کے بعد بھاری زوردار بحثیں ہوتیں۔ بڑے مذاق ہوتے۔ اکثر میں اور آپ ایک طرف ہوتے تھے اور برادرم محمد یحییٰ صاحب اور برادر عزیزم محمد عیسیٰ صاحب ایک طرف۔ ہر روز ہم گھنٹوں اس بحث مباحثے سے لطف اندوز ہوتے۔ آپ بڑی علمی بحث کرتے۔ تاریخی حوالے دیتے۔ کینیا میں اپنے قیام کے واقعات سناتے جب ہمارا حزب اختلاف زیادہ غیر سنجیدہ ہونے لگتا تو آپ یہ کہہ کر ہنسنے لگتے اور گفتگو روک دیتے کہ

"اب فضول باتیں شروع کر دی ہیں"

محمد الیاس چھوٹے ہوتے اور خاموش طبع ہونے کے باعث اس گفتگو میں شامل نہیں ہوتے تھے۔

جب بھی میری کوئی کتاب شائع ہوتی میں آپ کی خدمت میں بھیجتا۔ وہ پڑھ کر اپنی رائے لکھتے اور میں ان کی رائے سے استفادہ کرتا۔ گذشتہ پانچ سات سالوں میں مرکز میں کئی ایک مشاعرے ہوئے جہاں مجھے بلایا جاتا۔ آپ کو شعر سننے کا بھی شوق تھا۔ مگر اس سے زیادہ مرکز میں جانے کا شوق تھا مجھے کہہ رکھا تھا کہ جب بھی مرکز میں مشاعرہ ہو۔ میں انہیں اطلاع کروں۔ چنانچہ میری اطلاع پر آپ مرکز میں پہنچ جاتے اور یوں مشاعرے کا لطف دوبالا ہو جاتا۔

آپ بڑے قد کے بھرے ہوئے جسم والے نہایت متاثر کرتے والی شخصیت کے مالک تھے۔ سفید عمدہ ململ کی پگڑی باندھتے کلے پر۔ اسی طرح سفید رنگ کے عمدہ کپڑے کے قمیض شلوار زیب تن کرتے۔ ہاتھ میں عصا رکھتے۔

آپ آہستہ سے چلتے بڑے وقار کے ساتھ۔ باتیں بھی ٹھہرے ہوئے انداز میں کرتے۔ تیز نہیں بولتے تھے۔ ان کی شخصیت سے میں بہت متاثر تھا۔ وہ میرے آئیڈیل تھے مجھے ہمیشہ محمد اکبر کہہ کر پکارتے جو میرا خاندانی نام ہے۔ مجھے ان سے دلی وابستگی تھی۔ وہ گاؤں میں تھے مالوکے میں تو میں ان کے پاس جانے کے بہانے تلاش کرتا رہتا تھا۔ یوں لگتا تھا۔ جیسے "مالوکے" لوگوں کے ہجوم سے۔ خوشیوں اور رونقوں سے بھرا ہوا ہے۔ میرا جی چاہتا تھا کہ ان کے پاس زیادہ سے زیادہ دن ٹھہروں۔ یوں تو وہاں خاندان کے ایک ایک فرد سے میرا ذاتی اور دلی لگاؤ تھا مگر محمد عیسیٰ سے اور آپ سے تو گویا میرا دل جڑا ہوا تھا اور جڑا ہوا ہے مگر دنیا کا نظام ہی ایسا ہے کہ یہاں محفلیں جمتی ہیں اور اکھڑ جاتی ہیں۔ پھر جمتی ہیں اور پھر اکھڑ جاتی ہیں۔ یہی دنیا ہے اور یہی زندگی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کی محفلیں جمتی تو ہیں!!

آپ کی وفات کی خبر سن کر میں سلیمہ بیگم اور بچوں کو لے کر معہ اپنے بھائی محمد شفقت کے شام تک مرکز پہنچ گیا۔ وہاں سب عزیز و اقارب جمع تھے۔ برادرم محمد عیسیٰ لندن سے آنا چاہتے تھے۔ ان کے آنے کی اطلاع بھی ملی مگر پھر وہ ناسازی طبع کے باعث نہ آسکے۔ ان کی ناسازی طبع ہی کے باعث حضور نے انہیں سفر کرنے سے منع کر دیا۔ ۲ر نومبر ۱۹۹۲ء کو آپ کو بہشتی مقبرہ میں بھیج دیا گیا۔

؎ آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

شیخ محمود احمد بشیر

محترم شیخ محمد بشیر احمد علی صاحب

۲۴ جون ۱۹۸۰ء کو پیارے ابا جان مکرم و محترم شیخ محمد بشیر احمد علی صاحب ہم سے جدا ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ احمدیت کے فدائی دینی غیرت رکھنے والے دل و جان سے امامت کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ کم و بیش پچیس سال بطور سیکرٹری مال۔ جنرل سیکرٹری۔ صدر۔ امیر مقامی و امیر ضلع جھنگ خدمت کا موقع ملا۔

۲۳ جون ۸۰ء کو فیصل آباد کے سول ہسپتال میں محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر کے مشورہ سے آپریشن کے لئے داخل ہوئے۔ اور دوسرے روز دوپہر کے قریب آپریشن ہوا۔ محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر نے نہایت محبت اور دھیان سے آپریشن کیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد درد دل کے لئے نرس نے ٹیکہ لگایا فوری REACTION ہو گیا اور پیارے ابا جان کی روح پرواز کر گئی۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ اللہ کی شان کہ والدہ محترمہ کی وفات ۱۹۷۵ء میں ہوئی تھی۔

پیارے ابا جان کی قبر بھی پیاری امی جان کی قبر کے ساتھ ہی بنی۔ آپ

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فخر الحق شمس

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

بعض نئے لکھنے والے محنت سے مضمون تیار کرتے ہیں اور بڑے شوق سے کسی اخبار یا رسالے کے ایڈیٹر کو ارسال کر دیتے ہیں اس امید کے ساتھ کہ مضمون ضرور شائع ہو جائے گا۔ لیکن ان کی امیدوں کے برعکس وہ مضمون شائع ہونے کی بجائے کسی اور فائل کی زینت بن جاتا ہے، اس سے جہاں وہ حوصلہ چھوڑ دیتے ہیں وہاں ان کے ذہن میں قسما قسم کے خیالات بھی آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسے نوآموز لکھاریوں کو حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے، بلکہ وہ خامیاں ڈھونڈنی چاہئیں جو ان کے مضمون میں رہ گئی تھیں۔ مثلاً کہیں موضوع کے انتخاب میں کوئی کمی نہ رہ گئی ہو۔ معلومات غلط نہ ہوں۔ مضمون اخبار کی پالیسی کے خلاف نہ لکھا گیا ہو۔ تحریر شکستہ نہ ہو۔ غرضی اس قسم کی اور خامیاں ڈھونڈی جا سکتی ہیں جنہیں دور کرنے سے مضمون قابل اشاعت ہو سکتا ہے۔ بعض ایسے اشخاص بھی ہوتے ہیں جو لکھ سکتے ہیں لیکن جھجک مانع ہوتی ہے۔ ان کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ کیا لکھا جائے اور اس کے لئے معلومات کہاں سے آئیں گی۔ اس لئے نوآموز لکھاریوں کے لئے مفید باتیں درج کی جا رہی ہیں جنہیں ذہن میں رکھنے سے اچھا مضمون تیار ہو سکتا ہے۔

سب سے پہلے تو موضوع کے انتخاب کا مسئلہ ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مضمون لکھنے کے لئے موضوع منتخب کرنا نہایت آسان ہوتا ہے۔ یہ صلاحیت پیدا کرنے کے لئے اپنے مطالعہ کی عادت کو پختہ کرنا بہت ضروری ہے۔ اس سے انسان کی سوچ میں وسعت اور پختگی آتی ہے۔ جہاں تک موضوع کی تلاش کا مسئلہ ہے تو اخبارات، رسائل یا کتب کے مطالعہ کے وقت آپ سوچ سکتے ہیں کہ وہ کون سے موضوع ہیں جن کے بارے میں لوگ زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں، یا ایسے واقعات جو زیادہ اہم تو نہیں لیکن ان کے بعض پہلوؤں کے بارے میں لوگ جاننا چاہتے ہیں مطالعہ کرتے وقت بعض ایسی معلومات یا دلچسپ باتیں سامنے آتی ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ یہ لوگوں تک پہنچیں انہیں اپنی ڈائری میں نوٹ کر لینا ضروری ہے تاکہ وقت آنے پر انہیں کسی مضمون یا فیچر میں استعمال کیا جا سکے۔ اس دنیا میں بہت سے ایسے موضوعات ہیں جن پر آپ آسانی سے لکھ سکتے ہیں۔

مضمون کا موضوع منتخب کرنے کے بعد اگلا مرحلہ معلومات کے حصول کا ہے یعنی مضمون لکھنے کے لئے معلومات کہاں سے لی جائیں، یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ معلومات کے ذرائع تین ہیں۔

۱۔ اخبارات، رسائل اور کتب کا مطالعہ
۲۔ اپنے گردوپیش کا مشاہدہ۔
۳۔ متعلقہ شعبہ یا موضوع کے بارے میں ضروری شخصیات سے انٹرویو۔

کسی مضمون کو لکھتے وقت ضروری نہیں کہ تینوں ذرائع ایک ساتھ ہی استعمال ہوں، بلکہ ان میں سے ایک یا دو بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ مضمون کی نوعیت پر مشتمل ہے مثلاً اگر آپ نے سگریٹ نوشی کے نقصانات پر فیچر یا مضمون لکھنا ہے تو ان ذرائع کے مطابق اسے یوں تحریر کیا جا سکتا ہے۔

موضوع: سگریٹ نوشی کے نقصانات۔

مطالعہ: سگریٹ نوشی کے خلاف چھپنے والے فیچرز میں سے معلومات، مختلف کتب میں سے نقصانات کا مطالعہ، اس سے پیدا ہونے والی بیماریوں مثلاً کھانسی، دمہ اور کینسر وغیرہ کے متعلق معلومات اور ان کی روک تھام وغیرہ۔

مشاہدہ: آپ نے ان لوگوں کو مسلسل سگریٹ نوشی میں مصروف پایا ہوگا جن کے گھروں میں دو وقت کا آٹا تک نہیں ہوتا۔ بعض لوگ سگریٹ نوشی کے بغیر کام نہیں کر سکتے مثلاً ڈرائیونگ وغیرہ۔ بعض سفر میں سگریٹ پی کر دوسری سواریوں کو تنگ کرتے ہیں۔ سگریٹ نوشی کے نقصانات نہ صرف پینے والے بلکہ ساتھ بیٹھے شخص کو بھی (دھوئیں کی وجہ سے) ہوتے ہیں۔ ان باتوں کا آپ روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں۔

انٹرویو:

۱۔ کسی ماہر معاشیات سے انٹرویو تاکہ معلوم ہو سکے کہ پاکستان میں سگریٹ کی پیداوار کتنی ہے۔
۲۔ کسی ڈاکٹر سے انٹرویو تاکہ سگریٹ کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور ان کا علاج معلوم ہو سکے۔
۳۔ کسی ماہر عمرانیات سے انٹرویو تاکہ معلوم ہو سکے کہ معاشرے میں اس سے کون کون سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

نوآموز لکھاریوں کا یہ سوال بھی ہوتا ہے کہ اگر ہم کسی کتاب یا رسالے سے مواد حاصل کرتے ہیں تو یہ "چوری" تو نہیں سمجھا جائے گا؟۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ کوئی پیرا من و عن بغیر حوالہ دیئے اپنے مضمون میں نوٹ کر لیں گے تو یہ قابل مواخذہ ہوگی اور اس سے کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت مقدمہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک ملکی، غیر ملکی یا کسی بھی شعبے میں معلومات کا تعلق ہے تو ان کا کوئی کاپی رائٹ نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے لئے یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ معلومات کو اپنے الفاظ میں اور نئے پیرائے میں بیان کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر کسی تجربہ کار لکھاری کی تحریر کا کوئی حصہ آپ کو پسند ہو تو اسے اپنے مضمون کا جزو بنانے کے لئے مکمل حوالہ دینا ضروری ہے۔ ویسے کسی مضمون میں زیادہ اقتباسات بھی اچھے نہیں لگتے۔

مضمون باقاعدہ لکھنا شروع کرنے سے پہلے اس کے اہم نکات کی OUTLINES یا ڈھانچہ بنانا بے حد ضروری ہے۔ جو جو باتیں یا معلومات آپ نے مضمون لکھنے کے لئے اکٹھی کی ہیں، پہلے انہیں ترتیب دے لیں پھر انہیں ایک دفعہ بنظر غور دیکھیں تاکہ اگر کوئی بات آگے یا پیچھے کرنی ہو تو کیا جا سکے یا غیر ضروری ہو تو اسے خارج کیا جا سکے۔

مضمون شروع کرتے وقت اس کے ابتدائیے پر خصوصی توجہ دیجئے کیونکہ اگر آپ کے مضمون کا ابتدائیہ پرکشش اور دلچسپ ہوگا تو قاری آپ کے مضمون کو پورا پڑھنے پر مجبور ہو جائے گا اور اگر غیر دلچسپ اور غیر معیاری ہوگا تو قاری اسے فضول سمجھ کر چھوڑ دے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ابتدائیہ لکھنے سے پہلے اپنے مضمون پر ایک نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ اس میں کونسی بات دلچسپ ہے جو قاری کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہے پس اسے اٹھا کر شروع میں لے آئیں اور ابتدائیے کی شکل دے دیں۔ اور دوسری تفصیلات کو اس کے نیچے ترتیب سے درج کرتے چلے جائیں۔

اس کے بعد آپ دیکھیں گے کہ مضمون کی شکل نکلتی آ رہی ہے۔

اب اس مضمون کا عنوان یا سرخی بنانے کا وقت آتا ہے، سرخی کو ایسا ہونا چاہیئے کہ اسے دیکھ کر قاری ابتدائیہ پڑھنے پر مجبور ہو جائے اور ابتدائیہ اتنا دلچسپ اور اعلیٰ ہو کہ اسے تمام مضمون پڑھنے کے علاوہ چارہ نہ رہے۔

اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ اخبار یا رسالے کے ایڈیٹر کو اس مضمون کا مسوّدہ کیسے دیا جائے۔ یہ ضروری ہے کہ اخبار یا رسالے کی پالیسی کو مدنظر رکھ کر مضمون لکھا گیا ہو اور حالات کے مطابق شائع ہونے کے قابل ہو۔ گاہے گاہے اخبارات اور رسائل مضمون نویسوں کے لئے ہدایات شائع کرتے رہتے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھ کر مضمون لکھیں، پہلے صفحے کے بالائی چوتھائی حصے پر عنوان اور اس کے نیچے یا اوپر دائیں طرف اپنا نام لکھئے، مضمون اس طرح لکھا گیا ہو کہ ہر لفظ آسانی سے پڑھا جا سکے اور سطروں میں مناسب فاصلہ ہو تاکہ ایڈیٹر کو ایڈٹ کرتے وقت مشکل پیش نہ آئے۔

چند اہم امور

۱۔ آپ کے مضمون کا ابتدائیہ اور پیرے مختصر ہونے چاہئیں کیونکہ آج کا زمانہ لمبی چوڑی تمہید کا زمانہ نہیں۔
۲۔ مضمون زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ ہزار الفاظ (الفضل کا ایک صفحہ) پر مشتمل ہو، اگر لمبا ہو جائے تو غیر ضروری تفصیلات حذف کر دیں۔
۳۔ فقرے چھوٹے اور بامحاورہ، الفاظ آسان اور عام فہم اور انداز بیان سلیس اور سادہ ہو کیونکہ قارئین میں ہر قسم کی علمی سطح کے لوگ شامل ہوتے ہیں۔
۴۔ مضمون لکھتے وقت اگر کسی بات پر شک ہو تو اسے نہ دینا زیادہ بہتر ہے۔
۵۔ ریفرنس دیتے وقت کتاب کا نام مصنف کا نام، مطبع اور تاریخ اشاعت ضروری چیزیں ہیں۔
۶۔ کسی کے انداز کی نقل کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ خود محنت کرتے سے آپ کا اپنا انداز بن جائے گا۔
۷۔ مضمون مکمل کرنے کے بعد اسے ایک دو بار ضرور پڑھ لیں تاکہ املاء کی غلطی یا فقرے میں جھول نہ رہ جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صت۲

معزز ہو کر دوسرے کی دل آزاری نہ کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ تعلیم عزت اور عالمی محبت کا نشان ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر جو عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا آج بھی دنیا اس کی محتاج ہے۔ اس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما کر کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ قوموں کے دوسری قوموں کو حقیر سمجھنے کے تمام خیالات کو اپنے پاؤں تلے روند کر رکھ دیا۔ جماعت احمدیہ میں ایسی ہزاروں مثالیں ملتی ہیں کہ ایسے لوگ جو بظاہر اپنی ذاتوں کے حوالے سے نادانی سے کم تر درجہ کے خیال کئے جاتے تھے وہ روحانیت اور خدمت دین کے اعلیٰ میناروں تک جا پہنچے ان میں حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کی مثالیں بھی شامل ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے سب خیالات کو ہمیشہ کے لئے فنا کر کے رکھ دیا ہے۔ کیوں ایسے خیالات کو زندہ کر کے اپنی تباہی کا سامان کرتے ہو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضورؐ نے غلام کو اپنا بیٹا بنانے کا اعلان کیا حبشی غلام بلالؓ کے جھنڈے تلے سرداروں کو جمع کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ جیسے کبار صحابہ کو ایک غلام زادے اسامہ کی ماتحتی میں دے کر لشکر روانہ کرنے کا حکم دیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بائیبل سے بھی انسانیت کی خوبصورت تعلیم بیان فرمائی اور بائیبل کی تعلیم کو بھی بہت اعلیٰ قرار دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے خلفائے راشدین کے نمونے کی مثالیں بیان فرمائیں۔ جب غیر مسلموں کو بڑے کلیدی عہدوں پر فائز کیا گیا۔ ان میں نصرانی، یہودی اور صابی وغیرہ شامل تھے

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں میثاقِ مدینہ کی نہایت عمدہ رنگ میں وضاحت فرمائی یہ معاہدہ، مسلمانوں، مہاجروں، انصار، عیسائیوں۔ یہودیوں اور مشرکوں کے درمیان باہمی طور پر زندہ رہنے اور حسنِ سلوک کی ایک ایسی دستاویز تھی جس کی آج بھی دنیا کو ضرورت ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قائداعظم کو جنت نصیب کرے۔ انہوں نے پاکستان کے قیام میں بھی میثاق مدینہ کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی تھی

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سیرت پاک میں سے غیر مذاہب کے لوگوں کے ساتھ بہترین سلوک کی کئی مثالیں بیان فرمائیں۔ کوہ سینا کے راہبوں کے ساتھ حضرت رسول اکرمؐ کا جو معاہدہ ہوا اس کے اہم نکات بیان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت نے فرمایا۔ میں نے ہمیشہ احمدیوں کو کہا ہے کہ اگر کوئی گرجے کو گرانے آئے تو اس کا مقابلہ کرتے ہوئے مارے جانے والے احمدی کو خدا کی راہ میں جان دینے کا بلند مرتبہ حاصل ہوگا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر مذاہب بلکہ مشرکین مکہ سے حسنِ سلوک کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ مکہ میں قحط پڑا تو وہ لوگ دعا کرانے کے لئے آپ کے پاس آئے۔ آپ نے اپنے ان جانی دشمنوں کے لئے دعا کی اور حضور کی دعا کے نتیجہ میں ان کی قحط کی صورتِ حال تبدیل ہوئی۔ اسی طرح ایک بار اہلِ مکہ نے ایک مسلمان ہو جانے والے سردار کو مارا تو اس نے واپس جا کر اپنے قبیلے سے بھجوایا جانے والا غلہ مکہ بھجوانا بند کروا دیا اور مکہ میں قحط پڑ گیا۔ پھر مکہ والے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ سے درخواستیں کر کے غلہ کی ترسیل بحال کروائی۔

آزادئ ضمیر و مذہب کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا۔ کہ بنیادی تعلیم ہی یہ ہے کہ مذہب کے بارے میں کسی بھی پہلو سے کوئی جبر نہیں۔ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ہمیشہ جماعت احمدیہ کو یہی تلقین کرتا ہوں کہ سیرۃ نبوی کی پیروی میں خود کو ڈھال لو تو تمام آسمان سے آپ پر رحمتیں نازل ہوں گی۔ تمام کامیابیوں کا یہی نسخہ ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو زور دے کر فرمایا کہ یہ صرف نعرے لگانے کی بات نہیں۔ اگر آپ نے اپنے اعمال میں پاک تبدیلی پیدا نہیں کی تو یہ نعرے قیامت کے دن آپ کے خلاف گواہ ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے احمدی معاشرہ کو ان چھوٹی چھوٹی غفلتوں اور برائیوں سے پاک کرنے کی توجہ دلائی جس سے ساس بہو کے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ روزمرہ کی عائلی زندگی میں رقابتیں پیدا ہوتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر رحمت بننا ہے تو رحمۃ للعالمین کے اسوہ کو اختیار کرو۔ یہ دنیا میں سب سے طاقتور جذبہ ہے سائنسدان بلیک ہول کی طاقت کو سب سے زیادہ قرار دیتے ہیں لیکن میں بتاتا ہوں کہ سب سے زیادہ طاقت سے دوسروں کو اپنی طرف جذب کرنے والا اسوہ محمدی ہے اس سے بڑی اور کوئی طاقت نہیں۔

دنیا کو ہلاکتوں اور تباہیوں سے بچانے کے لئے یہ بے حد ضروری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر میں فرمایا سب سے زیادہ طاقتور ہتھیار جو احمدیوں کو دیا گیا ہے وہ دعاؤں کا ہتھیار ہے۔ اگر آپ نے اس ہتھیار کو تخفیف کی نظر سے دیکھا تو آپکی ساری کوششیں رائیگاں چلی جائیں گی۔ دعا کے بغیر سارے عمل بے برکت ہونگے۔ کسی کوشش کو کوئی پھل نہیں لگے گا۔ مجھ سے اگر کبھی غفلت ہوتی ہے اور کام نہیں ہو پاتا تو مجھے فوراً دعائیں کی کا خیال آتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا انجمن اور تحریک جدید والے سارے سال کے کام جلسہ کے موقع پر اکٹھے کر کے مجھے بھجوا دیتے ہیں۔ اس سے مجھ پر بہت سخت بوجھ پڑ جاتا ہے۔ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا میری میز پر اتنے ڈھیر لگ گئے کہ میں سخت پریشان ہو گیا۔ کہ میری طاقت ہی نہیں ہے کہ یہ سارے کام کر سکوں میں یہ کیسے کر سکوں گا۔ تب میں دعا کی طرف متوجہ ہوا اور دعا کے بعد کام شروع کیا تو اللہ نے ایسی مدد کی کہ کام جیسے خود بخود سمٹتا گیا اور تھوڑی ہی دیر میں سارا کام نمٹ گیا اور مجھ پر کوئی بوجھ بھی نہ پڑا۔

خطاب کے اختتام پر حضور نے اسیران راہ مولا، خدا کی راہ میں جان دینے والوں کے اہل خانہ، داعیان الی اللہ، واقفین زندگی، اہل بوسنیا، کشمیر، فلسطین، قحط زدہ علاقوں صومالیہ، سوڈان، بنگلہ دیش، بھارت کے پنجاب اور قادیان کے سیلاب زدگان کے لئے دعاؤں کی تحریک کی۔ پھر فرمایا اہل افریقہ کے لئے دعائیں کریں افریقہ میری جان ہے۔ اس براعظم نے سب دنیا سے بڑھ کر احمدیت کو قبول کیا ان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں تمام بنی نوع انسان کی مشکلات دور ہونے کے لئے دعا کریں۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور ڈش انٹینا کے واسطے سے دنیا بھر کے احمدیوں نے اپنے اپنے ملکوں شہروں میں بیٹھے اس عالمی دعا میں شمولیت کی۔

دعا کے بعد حضور نے جلسہ سے واپس جانے والوں کو بخیریت واپسی کی دعا دی۔ اور فرمایا میری خوشیاں آپکی خوشیاں ہیں۔ خدا کرے آپ میری خوشی اور طاقت بنیں۔ خدا کرے کہ یہ محبتیں ہمیشہ بڑھتی رہیں۔ ظاہری فاصلے بھی مٹ جائیں اور ہمارا وہ حال ہو جائے کہ ؏

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اس کے بعد سلام کہہ کر حضور ایدہ اللہ تشریف لے گئے۔

بقیہ : صت۵

ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کرنے والے خاموشی سے مدد کرنے والے۔ صاحب الرائے دلیر۔ نڈر۔ بلا خوف و خطر حق بات کہنے والے تھے۔ اپنوں میں تو مقبول تھے ہی غیروں میں بھی عزت و احترام کے ساتھ دیکھے جاتے اور مخالف بھی اعتماد کرتے کہ جو کہہ دیں گے اسے پورا کریں گے اپنے والد محترم حضرت بابو فقیر علی صاحب (رفیق حضرت بانئ سلسلہ) کا بے حد عزت و احترام کرتے۔ اپنے پیارے بھائی حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کے ساتھ بے حد پیار تھا۔ اسی محبت و پیار کی وجہ تھی کہ جب ۱۹۷۸ء میں لندن کانفرنس پر تشریف لے گئے تو اپنے بھائی کی قبر پر بھی دعا کی غرض سے افریقہ گئے۔

ہر ایک کی عزت نفس کا خیال رکھتے ایسا بھی ہوتا کہ خود سچے ہوتے ہوئے شر کو دور کرنے اور صلح کرنے کے لئے دوسروں سے معذرت کر لیتے۔ ہر ایک ملنے والا بس یہ ہی سمجھتا تھا کہ بس میرے ہی ہیں۔ مجھ سے ہی لگاؤ ہے۔ مجھ ہی سے پیار ہے۔ مقامی جماعت کے نوجوان تو خاص طور پر انکی بہت عزت و احترام کرتے۔ اکثر اوقات بے تکلفی کا ماحول ہوتا۔ بس کیا بتاؤں بہت پیاری شخصیت کے مالک تھے۔

احباب جماعت سے انکی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۵۔ اگست۔ گذشتہ شام ہلکی آندھی سے رات ٹھنڈی ہوگئی۔ آج دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

○ فنکشنل مسلم لیگ (پیر پگاڑا صاحب) اور پاکستان مسلم لیگ (نواز شریف) کے درمیان انتخابی اتحاد ہوگیا ہے۔ دونوں پارٹیاں ایک انتخابی نشان پر انتخاب لڑیں گی۔ مشترکہ امیدوار کھڑے کئے جائیں گے۔ نواز شریف وزارت عظمیٰ کے لئے مشترکہ امیدوار ہونگے۔ پیپلز پارٹی اور دوسری جماعتوں کا خصوصاً اندرون سندھ مقابلہ کرنے کے لئے دونوں دھڑوں کے لیڈر مشترکہ حکمت عملی تیار کریں گے۔ یہ سمجھوتہ راجہ ظفر الحق سید غوث علی شاہ اور عبدالستار لالیکا نے پیر صاحب پگارا سے ملاقات کے بعد طے کیا۔

○ نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نے کہا ہے کہ حکومت مسئلہ کشمیر پر اپنے اصولی موقف سے نہیں ہٹے گی۔ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات سے ملاقات کے بعد انہوں نے بتایا کہ کشمیریوں کی اخلاقی، سیاسی اور سفارتی امداد جاری رکھیں گے۔

○ مختلف سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں نے لاہور میں ہونے والے بم دھماکوں کو انتخابات ملتوی کرنے کی سازش قرار دیا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ان دھماکوں کا ذمہ دار سابق وزیر اعظم نواز شریف کے ساتھی بریگیڈیئر امتیاز کو قرار دیا ہے۔ جو انتخابات ملتوی کروانا چاہتے ہیں۔

○ ایف ۱۶ طیاروں کی فراہمی کے مسئلہ پر پاک امریکہ مذاکرات ہوئے ایک امریکی ٹیم نے ائیر چیف مارشل فاروق فیروز خان کے ساتھ دونوں ملکوں کی فضائی افواج کے مابین پیشہ ورانہ تعلقات بڑھانے کے سوال پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

○ این ڈی اے (نوابزادہ نصر اللہ) اسلامی جمہوری محاذ اور مسلم لیگ جونیجو گروپ کے درمیان انتخابی معاہدہ طے پا گیا ہے اس معاہدے میں جن سیاسی لیڈروں نے حصہ لیا وہ یہ ہیں۔ نوابزادہ نصر اللہ، غلام مصطفیٰ جتوئی، مولانا فضل الرحمان، شاہ فرید الحق، حامد ناصر چٹھہ، طاہر القادری، میاں منظور وٹو، مصطفیٰ کھر اور ظفر اللہ جمالی۔ تاہم ابھی تک ٹکٹوں کے معاملے پر کوٹے کا تعین نہیں کیا گیا۔ اس معاہدے کے شرکاء پیپلز پارٹی اور جماعت اسلامی سے رابطے کر رہے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے سابق لیڈر افتخار گیلانی کے استعفیٰ کو بے نظیر نے مایوس کن خبر قرار دیا ہے۔ پیپلز پارٹی کے ایک لیڈر میاں مظفر نے اسے عمک کی فتح قرار دیا ہے۔ ملک حاکمین نے کہا ہے جو پیپلز پارٹی سے گیا ختم ہوگیا۔

○ مسٹر افتخار گیلانی اپنے حلقہ سے آزاد امیدوار کے طور پر انتخاب لڑیں گے ان کو نواز شریف اے این پی اور تحریک استقلال کی حمایت حاصل ہوگی۔

○ بنگلہ دیش میں عوامی لیگ نے خالدہ ضیاء حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ ۱۵ اگست کو ملک گیر ہڑتال کی جائے گی اور یوم ماتم منایا جائے گا۔ ۲۰ اگست کو ڈھاکہ میں گرینڈ ریلی ہوگی جس میں حکومت کی بدعنوانیوں اقرباء پروری اور غلط پالیسیوں سے پردہ اٹھایا جائے گا۔

○ ماہرین اقتصادیات کا خیال ہے کہ کرنسی کی قیمت مزید چھ فیصد گرانا پڑے گی

○ مختلف وزارتوں اور ڈویژنوں کے خاتمے کے اصولی فیصلے پر نگران وفاقی کابینہ اور مختلف وزارتوں کے ڈویژنوں کے افسران کے درمیان سخت اختلافات پیدا ہوگئے ہیں۔ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران وزراء اور وفاقی سیکرٹریوں میں سخت و تند جملوں کا تبادلہ ہوا۔

○ عام انتخابات میں عدلیہ کا کردار ادا کرنے کے مسئلے پر غور کرنے کے لئے عدلیہ کے چھ چیف جسٹس صاحبان نے اپنا اجلاس ۷ اگست کو طلب کر لیا ہے اس میں چاروں صوبوں کی ہائی کورٹوں، وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس صاحبان شرکت کریں گے۔

ایک اہم فروگذاشت

الفضل ۵۔ اگست ۱۹۹۳ء کے شمارے میں عالمی بیعت کی جو خبر شائع ہوئی ہے اس میں ایک اہم فروگذاشت ہوگئی ہے۔ یہ تاریخی تقریب جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۸ ویں جلسہ سالانہ ۱۹۹۳ء کے تیسرے دن یعنی یکم اگست ۱۹۹۳ء کو منعقد ہوئی۔ ادارہ اس اہم فروگذاشت پر معذرت خواہ ہے۔

(ادارہ)

بے بی ٹانک
بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک قیمت RS 12/- لٹریچر مفت
کیور ویل میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

فخر الیکٹرونکس
۱ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
فریج - ایر کنڈیشنر - ڈیپ فریزر
واشنگ مشین - سٹیبلائزر
فون نمبر 354873 - 7239347
7223347

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور پر تشریف لائیں۔
فون نیا: ۷۲۲۳۲۰۴ ، ۷۲۳۱۶۸۰ ، ۷۲۳۱۶۸۱
پرانا فون: ۲۲۳۲۰۴ ، ۲۳۱۶۸۰ ، ۲۳۱۶۸۱

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا
خریدنے کیلئے
قیمت ۱۳۵۰۰/- ڈش ۱۲ انچ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور
فون: ۳۵۵۴۲۲ - ۷۲۲۹۵۰۸

قدیمی ـــــ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی: ـــــ فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
ملتان: ۶۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون: ۵۵۸

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ ڈش انٹینا سائز 12 فٹ
WAZ-SATELLITE SYSTEM
معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی۔ تصویر آواز بالکل صاف۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری
رابطہ کے لئے:۔ میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیر آباد
کارخانہ حاجی پورہ۔ کوکا کولا ایجنسی
فون: (0437) 2644 ، 3024 ، 3068
راولپنڈی:۔ میاں سعید احمد 051/429771

تریاقِ اٹھرا فی ڈبہ -/۲۰
نور کاجل فی شیشی -/۵
نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵
زدجامِ عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰
اکسیر معدہ -/۸ -/۱۵ -/۳۰
قندِ شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰
حبّ سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ